

46857 - کیا فقراء کی مدد کے لیے فیملی فنڈ کمیٹی کو زکاۃ دینی جائز ہے

سوال

میرے پاس پانچ ہزار جنی (مصری کرنسی) ہے، اور اس پر ڈیڑھ برس گزر چکا ہے، تو اس مال میں کتنی زکاۃ واجب ہے؟

اور جب مال میں سے پانچ ہزار باقی بچے اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس میں کتنی زکاۃ واجب ہو گی؟
ہمارے ہاں خاندان میں فیملی کمیٹی کے نام سے ایک تنظیم ہے، اور میں فقراء خاندان کے لیے کمیٹی کو کچھ رقم ادا کرتا ہوں، مجھ سے اس کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی ادائیگی زکاۃ سے کر سکتا ہوں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوتا ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں:

اول:

جس کے پاس اتنی رقم ہو جو زکاۃ کے نصاب تک پہنچتی ہو اور اس پر اسلامی سال بھی گزر جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔

اور کرنسی میں زکاۃ کا نصاب پچاسی گرام سونے یا پھر (595) گرام چاندی کی قیمت میں سے جو قیمت بھی کم ہو اتنی رقم ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 103 - 104) اور مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18 / 248)۔

اس بنا پر آپ کے پاس پانچ ہزار کی جو رقم موجود ہے وہ نصاب کو پہنچتی ہے اور اس میں زکاۃ واجب ہے۔

دوم:

اور رہا اس میں واجب ہونے والی زکاۃ کی مقدار کتنی ہے تو وہ دس کا چوتھاحصہ، یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) اور پانچ ہزار میں سے زکاۃ کی مقدار ایک سو پچیس بنتی ہے۔



سوم:

جب نصاب کی ملکیت پر ایک اسلامی سال (ہجری) گزر جائے تو فوری طور پر اس کی زکاة نکالنی واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 186)۔

تو اس بنا پر آپ کا زکاة کی ادائیگی میں چھ ماہ کی تاخیر کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے، اس سے توبہ کرنی واجب ہے، اور جتنی جلدی ہو اس مال کی زکاة ضرور ادا کریں۔

چہارم:

آپ کا یہ کہنا کہ: (اور کیا جب رقم میں سے پانچ ہزار باقی بچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاة واجب ہوتی ہے)

اس کا جواب یہ ہے کہ: جب بھی سال گزرے اور آپ کے پاس نصاب کا مال موجود ہو اس میں زکاة واجب ہو گی، اور جب نصاب سے مال کم ہو جائے تو اس میں زکاة واجب نہیں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو اس میں پھر زکاة واجب ہو جائے گی، اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہو گا جب نصاب کو پہنچے۔

پنجم:

اور رہا مسئلہ فیملی کمیٹی کو زکاة دینے کا اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ زکاة کے آٹھ مصارف ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

زکاة تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے التوبة (60)۔

اور فقراء و مساکین رشتہ داروں کو زکاة کی ادائیگی کرنا دوسروں کو زکاة دینے سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہی ہے، اور رشتہ دار پر دو ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی "

سنن نسائی حدیث نمبر (2582) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا فیملی کمیٹی میں زکاۃ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کمیٹی کے خزانچی کو یہ بتا دیں کہ یہ زکاۃ کا مال ہے، تا کہ وہ اسے زکاۃ کے شرعی مصارف میں خرچ کرے، جو مندرجہ بالا آیت میں بیان ہوئے ہیں، تا کہ وہ فوری طور پر اسے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم .